فرض اور واجب کے متعلق تفصیل

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3549

تاریخ اجراء: 05 شعبان المعظم 1446ھ/04 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

فرض اور واجب میں کیا فرق ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فرض وواجب میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: اعتقادی و عملی۔ سب کی تعریفات درج ذیل ہیں:

فرض اعتقادی: جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا متاخرین ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے (یعنی اس کی فرضیت ضروریات دین سے ہو یا نہ ہو، بہر صورت اس کا انکار کرنے والا متاخرین ائمہ احناف کے نزدیک کافر ہے) اور اگر اس کی فرضیت ضروریات دین سے ہو (یعنی دینِ اسلام کا عام وخاص پر روشن واضح مسئلہ ہو) جب تو اس کے منکر (انکار کرنے والے) کے کفر پر اِجماعِ قطعی ہے، ایسا کہ جو اس منکر (انکار کرنے والے) کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

اور جو کسی فرضِ اعتقادی کو بلا عذرِ صحیح شَرْعی قَصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ عذاب نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرض عملی: وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو جیسا فرض اعتقادی کا ہوتا ہے، مگر کسی مجتہد کو شرعی دلائل کی روشنی میں اس کے متعلق اتنا یقین ہو کہ اس کی ادائیگی کے بغیر انسان بری الذمہ نہیں ہو سکتا، اب اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے، تو اسے یقین ہوتا ہے کہ جب تک اس فرض کو بھی ادا نہ کرلے اس وقت تک اس کی وہ عبادت درست ہی نہیں ہوگی بلکہ باطل و کالعدم ہوگی۔

اور اس کا بلاوجہ انکار فسق وگمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائلِ شَرْعِیہ میں نظر کا اہل ہے (یعنی مجتہد ہے)، وہ دلیلِ شَرْعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے۔ جیسے آئمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے

ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وُضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا، اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا۔ اسی طرح حنفیہ کے نزدیک وُضو میں بسم اللہ کہنا اور نیت سنت ہے اور حنبلیہ و شافعیہ کے نزدیک فرض۔ اور ان کے علاوہ اور بہت ساری مثالیں ہیں۔

اس فرضِ عملی میں ہر شخص اُسی کی پیروی کرے، جس کا مقلّد ہے، اپنے امام کے خلاف بلاضرورتِ شَرْعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجب اعتقادی: وہ کہ جس کا ضروری ہونا، دلیلِ ظنی سے ثابت ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: فرضِ عملی و واجبِ عملی، وہ انہیں دو میں منحصر ہے۔

واجب عملی: وہ واجبِ اعتقادی کہ اس کو ادا کیے بغیر بھی انسان کے بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب گمان یہی ہو کہ اس کی ادائیگی ضروری ہے، اس کے بغیر بری الذمہ نہیں ہو گا اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا مطلوب ہو تو اس کے ادا کیے بغیر وہ عبادت ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیلِ شَرْعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے۔ اور کسی واجب کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار چھوڑنا کبیرہ۔ (ملخصاو مسہلا از بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ282-283، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net